بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — ٹیلیفون نمبر

انَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

روزنامہ

خطبہ نمبر ۶

ربوہ

تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

یوم: پنجشنبہ ٭ ۱۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴ | ۱۰ تبلیغ ۱۳۳۴ ہش ٭ ۱۰ فروری ۱۹۵۵ء | نمبر ۳۵

ربوہ میں تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام آل پاکستان تقریری مقابلے کا انعقاد

ٹرافی گورنمنٹ کالج لاہور کے حصے میں آئی! اسکے دونوں مقرر اول دوم قرار دیئے گئے

ربوہ ۱۰ فروری۔ کل شام تعلیم الاسلام کالج کے آل پاکستان تقریری مقابلے میں اس امر پر گرماگرم بحث ہوئی کہ پاکستان میں بیرونی سرمایہ کو دعوت دینی چاہیئے یا نہیں۔ اس انگریزی مباحثہ میں میدان گورنمنٹ کالج لاہور کے ہاتھ رہا۔ جس کے دونوں مقرر مسٹر کوثر اور مسٹر بشیر الدین احمد علی الترتیب اول و دوم قرار پائے چنانچہ ٹرافی اس کالج کے حصہ میں آئی تیسرا انعام مرے کالج سیالکوٹ کے مسٹر رشاد حسین کاظمی نے جیتا

تعلیم الاسلام کالج کے لاہور سے ربوہ منتقل ہونے کے بعد یہ پہلا تقریری مقابلہ تھا۔ جو کالج یونین کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ اس میں پاکستان کے متعدد کالجوں کے طلبہ نے حصہ لیا۔ منصفی کے فرائض شیخ عطاء اللہ صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج لائلپور، مولانا عبد الرحیم صاحب درد اور مشتاق احمد صاحب باجوہ نے ادا کئے۔ مباحثہ کالج یونین کے وائس پریذیڈنٹ مسٹر خالد بشیر کی زیر صدارت آخر تک نظم و ضبط کے ساتھ خوشگوار فضا میں جاری رہا۔ بحث کا معیار بھی خاصا بلند تھا یہ امر قابل ذکر ہے کہ اول آنے والے مسٹر کوثر نے بیرونی سرمایہ کو دعوت دینے کے خلاف تقریر کی

کالج یونین کے زیر اہتمام آل پاکستان اردو مباحثہ آج شام منعقد ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۹ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

"صحت اچھی ہے"

الحمد للہ

دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم مشرق وسطیٰ کے مسائل کو نئے طریق سے سلجھانے پر متفق ہو گئے

وزرائے اعظم نے فارموسا کے مسئلہ کے علاوہ روسی وزیر اعظم مالنکوف کے استعفیٰ پر بھی غور کیا

لندن ۹ فروری کل رات دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس ختم ہوگئی۔ کانفرنس کے اختتام پر سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے کہ وزرائے اعظم مشرق وسطیٰ کے مسئلے کو نئے طریق سے سلجھانے کے معاملہ پر متفق ہوگئے ہیں۔ وہ اس امر کی ہر امکانی کوشش کرتے رہیں گے کہ مشرق بعید میں کوئی ایسا حادثہ رونما نہ ہو جو جنگ کی چنگاری کو بھڑکانے کا موجب ہو اور وہ فارموسا کا مسئلہ بھی پر امن طریق سے حل کرنے کی کوشش جاری رکھیں گے

اعلان میں مزید بتایا گیا ہے۔ ایٹمی ہتھیاروں کے سلسلے میں مغربی طاقتوں کو جو برتری حاصل ہے وزرائے اعظم نے اس پر اطمینان کا اظہار کیا ہے کانفرنس میں جو بات چیت ہوئی اس کی تفصیلات خفیہ رکھی گئی ہیں۔ کانفرنس نے دیگر معاملات کے علاوہ اپنے کل رات کے اجلاس میں روس کے وزیر اعظم مسٹر مالنکوف کے استعفیٰ سے پیدا شدہ صورت حالات اور روس کی خارجہ پالیسی میں متوقع تبدیلیوں پر بھی غور کیا۔

صدر انجمن احمدیہ کے لئے

مختلف قسم کے واقفین کی ضرورت

رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اب تک صرف تحریک جدید کے لئے واقفین لئے جاتے تھے۔ اب ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے لئے بھی واقفین زندگی کی تحریک کی جائے پس اس بارہ میں مَیں اعلان کرتا ہوں کہ مخلص احباب اپنے آپکو سلسلہ کی خدمت کے لئے پیش کریں۔ عام راہنمائی کے لئے یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل قسم کے احباب کار آمد ہو سکیں گے:۔

اوّل۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ڈاکٹر۔ دوم۔ بی۔ اے بی۔ ٹی

سوم۔ ایسے افراد جن کو انتظامی کاموں کا تجربہ ہو خواہ پنشنر ہوں

چہارم۔ ایسے احباب جو تجارتی یا صنعتی دلچسپی رکھتے ہوں خواہ مڈل تک کی تعلیم ہو۔

گزارہ کے متعلق ہر ایک واقف کو صدر انجمن احمدیہ اطلاع دیگی کہ کس اصل پر وہ گزارہ دے سکتی ہے۔

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

برطانیہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی مشترکہ ہوائی فوج

لندن ۹ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ نے ایک مشترکہ ہوائی فوج بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جسے سنگاپور میں رکھا جائے گا۔ اس فوج کو جدید ترین قسم کے جنگی طیاروں سے لیس کیا جائے گا۔

قبائلی علاقوں کا موجودہ انتظام برقرار رہیگا

کراچی ۹ فروری۔ پاکستان کے وزیر مسٹر سکندر مرزا نے ایک بیان میں قبائلی علاقوں کے مستقبل کا ذکر کیا اور بتایا کہ ان علاقوں کو مغربی پاکستان کی وحدت میں مدغم کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ان علاقوں میں موجودہ انتظام ہی برقرار رہے گا۔ فرق صرف یہ ہوگا۔ کہ مرکز کی بجائے یونٹ کی حکومت ان علاقوں کی فلاح و بہبود کی ذمہ دار ہوگی۔ اور غالباً اس کے لئے ایک علیحدہ وزیر مقرر کیا جائے گا۔

٭ کراچی ۹ فروری۔ باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق آئندہ یوم آزادی کے موقع پر پاکستان کے جمہوریہ بن جانے کا رسمی طور پر اعلان کر دیا جائیگا۔

سعودی عرب مصر کے رویہ کی مکمل تائید کرے گا

ریاض ۹ فروری۔ سعودی عرب کے محکمہ خارجہ کے ایک افسر نے بتایا کہ اگر مصر عرب ممالک کے اجتماعی تحفظ کے معاہدہ سے الگ ہو گیا۔ تو سعودی عرب بھی ایسا ہی کریگا اور آئندہ کے لئے عرب ممالک کے تحفظ کیلئے مصر جو اقدام کرے گا۔ سعودی عرب اسکی مکمل تائید کریگا وزارت خارجہ کے افسر نے کہا سعودی عرب اسی پالیسی پر گامزن ہوگا۔ جو مصر طے کرے گا۔

جزائر تاچین میں فوجی انخلاء کا کام

واشنگٹن ۹ فروری۔ امریکی بحریہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ تاچین کے شمالی جزائر میں آئندہ ۲۴ گھنٹوں میں فوجی انخلاء کا کام ختم ہو جائے گا۔ جنوبی جزائر میں یہ کام سرگرمی کے ساتھ جاری ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۵۵ء

مذہب

مسٹر سی ایم لطیف نے جو پاکستانی اقتصادی وفد کے ہمراہ روس گئے تھے بٹالہ انجینئرنگ کمپنی کے مزدوروں کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ "روس کی نئی نسل بہت تیزی سے مذہب سے بیگانہ ہوتی جا رہی ہے۔ اس وقت روس میں صرف پانچ فیصدی اشخاص ایسے ہونگے جو عبادت گاہوں میں جانا پسند کرتے ہیں"۔

روس کی نسبت دوسرے مغربی ممالک اور امریکہ میں زیادہ لوگ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ الحاد اور مادہ پرستی کے رجحانات اب مشرقی ممالک تک میں بھی جن کو مذاہب کا منبع سمجھا جاتا ہے تیزی سے بڑھ رہے ہیں البتہ روس ایک ایسا ملک ہے۔ جہاں اجتماعی طور پر ایک نظریہ کی حیثیت سے الحاد اور مادہ پرستی کو پھیلانے کے لئے ذریعہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جن میں خود حکومت کا اثر سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

کمیونزم جس کے اصول کو اپنانے کا روس دعویدار ہے ایک خالص الحادی تحریک ہے۔ جو زندگی کے صرف مادی پہلو سے تعلق رکھتی ہے۔ اور کسی مابعد الطبیعاتی زندگی کی نہ صرف قائل نہیں۔ بلکہ اسکے خیال کی سختی سے مخالف ہے۔ اور مذہبی جوش کے ساتھ تمام مذاہب کی جڑ اکھاڑ دینا چاہتی ہے۔

شائد دنیا میں یہ پہلی کوشش ہے۔ کہ الحاد اس طرح منظم ہو کر مذہب کے مقابلہ کے لئے اپنی پوری طاقتوں کے ساتھ نکل آیا ہے۔ بے شک انبیاء علیہم السلام کے مقابلہ میں پہلے بھی قومیں منظم ہو کر نکلی ہیں۔ مگر ان کی تنظیم الحاد کی بنیاد پر نہیں۔ بلکہ اکثر شرک کی بنیاد پر ہوتی تھی۔ اگرچہ الکفر ملة واحدة کے اصول کے مطابق مخالفین میں ملحد اور منکران ہستی باری تعالےٰ بھی شامل ہوتے تھے۔ مگر اس زمانہ میں کمیونزم کی تحریک ایک ایسی تحریک ہے۔ جو خالص الحاد کے اصول پر منظم کی گئی ہے۔ اور اگرچہ مغربی ممالک میں شاذ و نادر ایسی کوئی تنظیم موجود نہیں۔ یا اگر ہے۔ تو محض علمی حیثیت رکھتی ہے۔ پھر بھی کمیونزم کے اثر کے علاوہ ایسے لوگ بکثرت موجود ہیں۔ جو انفرادی طور پر اللہ تعالےٰ اور معاد پر اعتقاد نہیں رکھتے۔ اور اندر ہی اندر اپنا زہر آئندہ نسلوں میں نفوذ کر رہے ہیں۔

بے شک مادہ پرستی شروع ہی سے چلی آئی ہے۔ مگر آجکل ایک طرف مادی ترقیات نے جو صورت اختیار کرلی ہے۔ وہ اتنی دلآویز ہے کہ عام انسان کا راہ مستقیم سے بھٹک جانا نہائت آسان ہے۔ عام انسان جو حقائق زندگی پر گہری نظر نہیں رکھتا۔ موجودہ آسائش و آرام بلکہ تعیش کے سامانوں کی چمک سے فوراً بے راہ ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کمیونزم ہر ملک کے عوام کو بھڑکانے کے لئے مادی آسائش کی تفریق کا سوال پیدا کرتا ہے۔ اور امراء کی زندگی کا مزدور کی زندگی سے موازنہ کرکے دکھاتا ہے۔ روسی لٹریچر انہی باتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جس سے آہستہ آہستہ عوام اثر قبول کر لیتے ہیں

الغرض الحاد اس وقت منظم طور پر انسانیت پر حملہ آور ہو چکا ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا یہ اس طرح کامیاب ہوتا چلا جائے گا۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہ انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ انسان کا روحانی پہلو ایک نہ ایک دن ضرور اپنا ردعمل دکھائے گا۔ اور مادہ پرستی نے جو مذہب سے بیزاری پیدا کردی ہے۔ اس کے برے نتائج یقیناً جلد ظاہر ہو جائیں گے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ باقی ممالک تو خیر خود روس میں اس کا ردعمل شروع ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق خود بعض روسیوں کے بیانات اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔ نئی پود میں سینما شراب خوری کی کثرت سے جو اخلاقی برائیاں بڑھ رہی ہیں۔ ان سے حکومت تک جو خود بھی الحاد کی حامی ہے چوکنا ہو رہی ہے۔

ہم قرآن کریم کی تعلیم سے یہ سمجھتے ہیں کہ جب دنیا کی حالت ایسی ہو جاتی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ خود اس میں دخل اندازی کرتا ہے۔ اور اپنا کوئی مامور بھیجتا ہے۔ جو از سر نو روحانیت کو دلوں میں بیدار کرتا ہے۔ اور دنیا پھر یسبح للہ ما فی السمٰوات وما فی الارض کی صورت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ کلام

ہے تیرا احسان!

دید کی راہ بتائی تھی۔ ہے تیرا احسان!
اس کی تدبیر سجھائی تھی۔ ہے تیرا احسان!

تم سے ملنے کی خدا کو بھی ہے خواہش۔ یہ خبر
مصطفیٰؐ تو نے سنائی تھی۔ ہے تیرا احسان!

ہفت اقلیم کو جو راکھ کئے دیتی تھی
تو نے وہ آگ بجھائی تھی۔ ہے تیرا احسان

راہ گیروں کو بچانے کے لئے ظلمت میں
شمع اک تو نے جلائی تھی۔ ہے تیرا احسان!

جس نے ویرانوں کو دنیا کے کیا ہے آباد
بستی وہ تو نے بسائی تھی۔ ہے تیرا احسان!

جس کی گرمی سے مری روح ہوئی ہے پختہ
تو نے وہ آگ جلائی تھی۔ ہے تیرا احسان!

عرش سے کھینچ کے لے آئی خدا کو جو چیز
تیری بروقت دہائی تھی۔ ہے تیرا احسان!

آج مسلم کو جو ملتی ہے ولایت واللہ
رب ترے حصہ میں آئی تھی۔ ہے تیرا احسان!

قید شیطاں سے چھڑانے کے لئے عاصی کو
کس نے تکلیف اٹھائی تھی؟ ہے تیرا احسان!

تو نے انسان کو انسان بنایا پھر سے
ورنہ شیطان کی بن آئی تھی ہے تیرا احسان!

خطبہ جمعہ

جماعت کے ہر فرد کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ وہ محنت سے کام کریگا۔ عقل سے محنت کریگا اور اپنے آپ کو ہر کام کے نتیجہ کا ذمہ وار قرار دے گا

ہر خوبی اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کرو۔ اور ہر عیب کا اپنے آپ کو ذمہ وار قرار دو

یہی وہ صحیح توکّل ہے جس کے اختیار کرنے کے بعد کامیابی میں کوئی شبہ نہیں رہتا

از حضرت خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ جنوری ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ

خطبہ نویس۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

ضروری نوٹ:۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ ہدایت فرمائی ہے۔ کہ یہ خطبہ ایک دفعہ ہر مسجد احمدیہ میں سنایا جائے۔ اسی طرح ایک ایک مرتبہ ہر جگہ کی خدام الاحمدیہ کی مجلس میں بھی سنایا جائے:

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

گزشتہ سے پیوستہ جمعہ میں نے نزلہ کے حملہ کے بعد پڑھایا تھا۔ لیکن شائد اس وجہ سے کہ ابھی مجھے جمعہ نہیں پڑھانا چاہیئے تھا۔ یا خطبہ لمبا ہو گیا۔ اس کے بعد مجھ پر

نزلہ کا شدید حملہ

ہوا۔ اس حملہ کی وجہ سے میں گزشتہ جمعہ نہیں پڑھا سکا تھا۔ اور اب بھی جیسا کہ میری آواز سے ظاہر ہے۔ گلہ پوری طرح صاف نہیں ہوا۔ اور میں زیادہ بولنے کے قابل نہیں ہوں۔ زکام ملک میں وبا کے طور پر پھیلا ہوا ہے۔ مجھے ان ایام میں متعدد خطوط ایسے آئے ہیں۔ جن میں زکام اور نزلہ کی شکایت کا ذکر تھا۔ اور قریباً اسی کیفیت کا زکام اور نزلہ تھا۔ جیسے مجھے ہوا۔ یعنے ایک کے بعد دوسرا حملہ ہوا۔ اور پندرہ بیس دن تک برابر یہ عارضہ لاحق رہا۔ میرے جیسے کمزور انسان کو عام طور پر ہفتہ ہفتہ دو دو ہفتہ نزلہ اور زکام رہتا ہے۔ لیکن ایک اچھی صحت والے انسان کے متعلق طب والے لکھتے ہیں۔ کہ اس کی میعاد تین دن ہوتی ہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ میری طرح کے زکام اور نزلہ کی خبریں ان دنوں متعدد جگہوں سے موصول ہوئی ہیں۔ خصوصاً ربوہ کے درجنوں آدمیوں کی طرف سے اس قسم کی خبر ملی ہے۔ کہ وہ نزلہ اور زکام میں مبتلا ہیں۔ شائد ہمارے علاقہ میں تو

اس کی یہ وجہ ہے

کہ کافی عرصہ سے یہاں بارش نہیں ہوئی۔ گرد اڑتی ہے۔ یہ گرد سانس کے ذریعہ ناک کے اندر چلی جاتی ہے۔ اس سے خراش پیدا ہوتی ہے۔ اور اس خراش سے نزلہ اور زکام ہو جاتا ہے۔ بہر حال میں آگیا ہوں اور اس غرض سے آیا ہوں کہ مختصر سا خطبہ پڑھ کے میں بھی جمعہ میں شمولیت حاصل کر لوں۔ اور اپنا فرض بھی ادا کر دوں۔

میں نے اس سے پہلے خطبہ میں بتایا تھا کہ ہماری ساری جماعت کو

یہ عہد کر لینا چاہیئے

کہ وہ محنت سے کام کرے گی اور عقل سے محنت کریگی اور پھر اپنے آپ کو ہر کام کے نتیجہ کی ذمہ وار قرار دے گی۔ یہ ہیں تو ایک ہی چیز کے تین حصے۔ لیکن یہ تین درجے ہیں: اول یہ کہ محنت سے کام کیا جائے۔ لیکن صرف محنت کے ساتھ کوئی کام مکمل نہیں ہو سکتا۔ جب تک محنت عقل سے نہ کی جائے۔ اور عقل سے محنت کبھی نہیں کی جا سکتی۔ جب تک انسان اپنے آپ کو نتائج کا ذمہ وار قرار نہ دے۔ اگر کسی کا دل یہ محسوس کرتا ہے کہ ناکامی کی صورت میں وہ قوم کے سامنے ہزار بہانے بنا سکتا ہے۔ اگر کسی شخص کو یہ یقین ہے۔ کہ ناکامی کی صورت میں وہ اپنی عزت بچا سکتا ہے۔ اور اپنی شہرت اور مقام کو محفوظ رکھ سکتا ہے تو وہ یقیناً پوری محنت نہیں کرے گا۔ کیونکہ کسی کام کو محنت سے کرنے کے بڑے بڑے (incentive) یعنے محرک اور سبب دنیا میں یہی ہوتے ہیں۔ کہ انسان چاہتا ہے۔ کہ اس کام کے نتیجہ میں وہ

سرخروئی حاصل کرے

وہ اپنی قوم اور اپنے مالک کے سامنے سرخروئی حاصل کرے۔ اور ارد گرد کے لوگوں میں عزت حاصل کرے۔ اگر یہ محرک نکال دو۔ یا باوجود ناکامی کے اس چیز کا کوئی اور سبب قرار دے دو۔ تو انسان محنت نہیں کرے گا۔ وہ لوگ جنہیں خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک آگ دی گئی ہے۔ وہ اس سے مستثنےٰ ہیں۔ انبیاء اور مصلح اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے آنے والے ہادی اور راہ نما خدا تعالےٰ کی طرف سے پیدائشی طور پر ایک آگ لے کر آتے ہیں۔ انہیں کسی کے سکھانے اور تربیت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان کے اندر ایک آگ ہوتی ہے جس کے ذریعہ وہ دنیا کے اندر ایک تغیر پیدا کر دیتے ہیں۔ وہ انقلابی وجود ہوتے ہیں۔ اور جنہیں خدا تعالےٰ نے انقلابی وجود بنا دیا۔ سو بنا دیا۔ یا جنہیں خدا تعالےٰ نے آگ دے دی سو دے دی۔ لیکن اگر کسی کو دنیا میں تربیت سے

انقلابی وجود

بنانا ہو۔ تو وہ بغیر کسی ذریعہ کے نہیں بنے گا۔ اور وہ ذریعہ انسانی کاموں میں یہ ہے۔ کہ انسان کے اندر یہ احساس ہو۔ کہ اگر اس کی محنت بار آور ہوئی تو وہ عزت پا جائے گا۔ وہ سرخروئی حاصل کرلے گا۔ وہ قوم میں وقار حاصل کرے گا۔ اور اگر ناکام رہا۔ تو قوم اس کی زبان کے سارے بہانے رد کر دے گی۔ اور کہے گی یہ شخص کذاب ہے۔ اس نے ہماری قوم کا بیڑا غرق کیا ہے۔ جس شخص کے اندر یہ احساس موجود ہے کہ وہ کامیاب ہو جائے گا۔ اور جس شخص کے اندر یہ احساس نہیں۔ وہ جانتا ہے کہ اس کی قوم بے وقوف ہے۔ اور اپنی

ناکامی کی صورت میں

وہ اسے دھوکہ دے سکتا ہے۔ یا اس کی قوم میں بعض ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو سستی تعریف حاصل کرنے کے عادی ہیں۔ اگر ناکامی کی صورت میں قوم نے اسے سزا دی۔ تو اس قسم کے لوگ اس کی سفارش لے کر افسران بالا کے پاس چلے جائیں گے اب اگر وہ لوگ دیانتدار ہیں۔ اور سفارش کرنے والے بھی سمجھتے ہیں کہ وہ اس قسم کی سفارشات کو رد کر دیں گے۔ اور قومی مفاد کو

انفرادی مفاد پر ترجیح

دیں گے۔ تو پھر بھی سفارش کرنے والے سمجھتے ہیں۔ کہ یہ بات افسر لے تو آتی ہی نہیں۔ ہاں اگر ہم سفارش لے کر اس کے پاس چلے جائیں گے۔ تو ہم لوگوں میں مقبول ہو جائیں گے۔ لیکن اگر وہ بد دیانت ہیں تو یقیناً اس قسم کے طرز عمل سے قوم کا بیڑا غرق ہو گا۔ کیونکہ جب بھی کسی قوم کے افراد کے اندر یہ احساس پیدا ہو جائے کہ کام کا نتیجہ ان کی طرف منسوب نہیں ہو گا۔ بلکہ وہ ناکامی کی صورت میں نتیجہ کو خدا تعالےٰ یا پھر قسمت کی طرف منسوب کریں گے۔ یا کسی نامعلوم عنصر کی طرف منسوب کر دیں گے۔ اور اس طرح ان کی پردہ پوشی ہو جائے گی۔ تو پوری جدوجہد کا احساس کبھی بھی ان میں پیدا نہیں ہو گا:

پس

جماعت یہ فیصلہ کرے

کہ اس نے محنت کرنی ہے۔ اور پھر محنت صحیح رنگ میں کرنی ہے،

اور پھر وہ یہ فیصلہ بھی کرلے۔ کہ اگر اس کے کسی کام کا نتیجہ خراب نکلا۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ جدوجہد صحیح طور پر نہیں ہوئی۔ یہ کہہ دینا کہ ایسا خدا تعالےٰ نے کیا ہے۔ اول درجہ کا جھوٹ ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کام کا خراب نتیجہ نہیں نکالتا۔ اگر اس کے کسی کام کا خراب نتیجہ نکلا ہے۔ تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ اگر تم ایسا کرلو۔ تو تمہارے اندر ایک امنگ اور ولولہ پیدا ہو جائے گا۔ تمہاری جدوجہد بہت زیادہ تیز ہو جائے گی۔ یورپ اور امریکہ کیوں ترقی کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ خدا تعالےٰ کے عملاً یا کچھ قولاً بھی منکر ہیں۔

اس کی وجہ یہی ہے

کہ وہ اول تو محنت سے کام کرتے ہیں۔ اور پھر ناکامی کی صورت میں نتیجہ کی ذمہ داری کسی اور پر نہیں ڈالتے۔ اگر خدا تعالےٰ انسان کے دخل کے بغیر کام کر دیا کرتا۔ تو امریکہ اور یورپ والے کیوں کامیاب ہوتے۔ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرتا۔ ان کی مدد نہ کرتا۔ حال ہی میں انگلستان کے ریڈیو پر ایک عورت نے لیکچر دیا ہے۔ اور وہ اخبارات میں چھپا ہے۔ کہ اگر تم نے ترقی کرنی ہے۔ تو خدا کو بالکل بھول جاؤ۔ اور اگر خدا ماننا ضروری ہے۔ تو اپنے اچھے کاموں کو خدا اور بُرے کاموں کو شیطان سمجھ لو۔ لیکن خدا تعالےٰ کے وجود سے انکار کے باوجود وہ برابر ترقی کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ان کے مرد اور عورت دیووں کی طرح کام کر رہے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہی سب کام کر رہا ہوتا۔ تو وہ روس امریکہ اور یورپ والوں کو سست بنا دیتا اور تمہیں چست بنا دیتا۔ لیکن حالت یہ ہے کہ تمہارے حالات خراب ہیں اور انہوں نے خوب ترقی کرلی ہے۔ اب یا تو یہ کہو۔ کہ خدا تعالیٰ ماہر نہیں۔ اور شیطان ماہر ہے۔ چونکہ ان کے ساتھ شیطان ہے۔ اس لئے وہ جیت جاتے ہیں۔ اور تمہارے ساتھ چونکہ غریب خدا ہے۔ اسے کچھ آتا نہیں۔ اس لئے تم ہر میدان میں ہار جاتے ہو۔ اور یا یہ کہو۔ کہ خدا تعالےٰ تم سے بھی کچھ کام کروانا چاہتا ہے۔ اگر تم محنت کرتے ہو۔ تو وہ تمہاری مدد کرتا ہے۔ اور اگر تم محنت نہیں کرتے۔ تو وہ تمہاری مدد نہیں کرتا۔ اور تم ناکام رہتے ہو۔ اور

یہی حقیقت ہے

جب تک تمہارے اندر ابراہیمؑ والا ایمان پیدا نہیں ہوتا۔ اور جب تک تمہارے اندر واذا مرضت فھو یشفین والا احساس پیدا نہیں ہوتا جب تک تم یہ نہیں سمجھتے کہ بیمار ہم ہوں گے۔ شفا خدا تعالیٰ دیگا۔ جب تک تم یہ نہیں سمجھتے کہ جب بھی کوئی کمزوری آئیگی وہ ہماری طرف سے ہوگی۔ اور جب ہم میں قوت اور طاقت پیدا ہوگی۔ تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگی اس وقت تک تم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ لیکن جب تم یہ احساس پیدا کرلوگے۔ تو تمہارے اندر ایک زبردست محرک پیدا ہو جائیگا واذا مرضت فھو یشفین میں ایک نکتہ بیان ہوا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس میں دو باتیں مدنظر رکھی ہیں۔ اگر آپؑ صرف اذا مرضت کہہ دیتے۔ تو پھر مایوسی ہی مایوسی ہوتی۔ اور اگر فھو یشفین کہہ دیتے۔ تو امید ہی امید ہوتی۔ اور یہ دونوں باتیں درست نہیں ہیں۔ جب تک کسی کا ایمان خوف اور رجا کے درمیان نہ ہو۔ اس کے کسی کام کا صحیح نتیجہ نہیں نکلتا۔ اس لئے آپ نے فرمایا۔ خدا تعالےٰ نے مجھے اٹھنے کا موقع بھی دیا ہے۔ اور گرنے کا موقعہ بھی دیا ہے۔ اگر میں

پُوری محنت

نہیں کروں گا۔ تو میں گروں گا۔ اور اگر میں پوری محنت کروں گا۔ اور اس کے بعد خدا تعالےٰ پر توکّل رکھوں گا۔ تو میں جیتوں گا۔ آپؑ نے یہ دونوں باتیں بیان کرکے واضح کر دیا ہے۔ کہ انسان کے لئے

محنت اور توکّل کرنا ضروری ہے

اگر ہم محنت نہیں کریں گے۔ تو ہمارے کام خراب ہوں گے۔ اور اگر ہم توکّل نہیں کریں گے۔ تو کامیاب نہیں ہوں گے۔ گویا خدا تعالےٰ انسان کی محنت کی تکمیل کرتا ہے۔ اس کا قائم مقام نہیں ہوتا۔ اگر وہ انسان کی محنت کا قائم مقام ہوتا۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ بات اذا مرضت فھو یشفین جھوٹی ہوتی: آپ نے اذا مرضت کہہ کر بتایا ہے۔ کہ اگر میں بیمار ہونا چاہوں۔ تو خدا تعالےٰ مجھے بیمار ہونے سے نہیں روکتا۔ اور فھو یشفین کہہ کے بتایا۔ کہ میں کامل شفا حاصل نہیں کرسکتا۔ کامل شفا دینے والی خدا تعالےٰ ہی کی ذات ہے۔ اور یہی

ترقی اور کامیابی کی کلید

ہے۔ جب تک کوئی قوم اس گُر کو نہیں سمجھتی۔ وہ کامیابی حاصل نہیں کرسکتی۔ یورپ اور امریکہ کیوں ترقی کر رہے ہیں۔ وہ اس لئے ترقی کر رہے ہیں۔ کہ انہوں نے اس اصول کا ایک حصہ پورا کر دیا ہے۔ اور ہم ناکام اس لئے ہو رہے ہیں۔ کہ ہم نے اس کے دونوں حصوں کو گرا دیا ہے۔ اگر کسی زمیندار کے پاس ایک بیل ہو تو وہ ہل چلا لیتا ہے۔ لیکن دونوں بیل ہی نہ ہوں۔ تو وہ ہل نہیں چلا سکتا۔ دنیا میں سینکڑوں ہزاروں ایسے زمیندار پائے جاتے ہیں جو ایک بیل سے ہل چلا لیتے ہیں۔ اگر کسی کے پاس ایک ہی گھوڑا ہو۔ تو فٹن نہ سہی وہ ایکہ چلا سکتا ہے۔ اسی طرح یورپ نے توکّل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ لیکن چونکہ اس نے

محنت والا حصہ

پورا کر دیا ہے۔ اس لئے وہ ترقی کر رہا ہے۔ ہم نے دونوں حصوں کو ترک کر دیا ہے۔ اس لئے ہم ناکام رہتے ہیں۔ پھر جب ہم کوئی کام کرتے ہیں۔ اور اس میں ناکام ہوتے ہیں۔ تو اس ناکامی کو ہم اپنی طرف منسوب نہیں کرتے۔ بلکہ یہ کہتے ہیں۔ کہ محنت تو کی تھی۔ خدا تعالےٰ نے کامیاب نہیں کیا۔ تو ہم کیا کرسکتے ہیں۔ اور اگر کچھ مل جاتا ہے۔ تو ہم یہ تمام باتیں بھول جاتے ہیں۔ اور اپنی کامیابی کو اپنی طرف منسوب کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں

خدا تعالےٰ فرماتا ہے

کہ بعض بے وقوف انسان ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ جب انہیں کوئی ترقی حاصل ہوتی ہے۔ تو کہتے ہیں یہ ہمارے علم اور طاقت کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔ اگر ہم علم اور سمجھ والے نہ ہوتے۔ تو یہ ترقی کس طرح حاصل ہوتی۔ اور جب کوئی ناکامی ہوتی ہے۔ تو اسے خدا تعالیٰ کی منسوب کر دیتے ہیں۔ گویا وہ ہر عیب خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور ہر خوبی اپنی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اگر تم اپنا رویّہ بدل لو۔ تو دیکھوگے کہ تم میں چستی پیدا ہو جائیگی ہمارا ایک طالب علم فیل ہو جاتا ہے۔ تو وہ کیا کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے۔ کہ اگر میں نے اپنی ناکامی کو اپنی سستی کی طرف منسوب کیا۔ تو ماں باپ ناراض ہو جائیں گے۔ اس لئے وہ کہتا ہے۔ استاد کو مجھ سے ضد تھی۔ میں چونکہ گھر سے اس کے لئے شکر اور گڑ نہیں لایا تھا۔ اس لئے اس نے مجھے فیل کر دیا۔ اور ماں باپ سمجھتے ہیں۔ کہ جو کچھ یہ کہہ رہا ہے۔ ٹھیک ہے۔ یونیورسٹی کا امتحان ہو۔ تو ہمارے ہاں

عام محاورہ ہے

کہ یہاں سارے کام سفارش سے چلتے ہیں۔ امتحانوں میں کامیابی یا ناکامی بھی سفارش یا عدم سفارش کی وجہ سے ہوتی ہے۔ حالانکہ اس میں ۹۰ فی صدی جھوٹ ہوتا ہے۔ اگر کوئی لڑکا فیل ہو جاتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے۔ ابا تم کسی کے پاس سفارش لیکر نہیں گئے تھے اس لئے میں فیل ہو گیا ہوں۔ اگر تم کسی کے پاس سفارش لیکر چلے جاتے۔ تو میں ضرور کامیاب ہو جاتا۔ اس پر باپ سمجھ لیتا ہے۔ کہ جو کچھ یہ کہہ رہا ہے۔ درست ہے ایک دفعہ ایک احمدی دوست کی طرف سے

یہ شکایت آئی

کہ میرا لڑکا بڑا لائق اور محنتی ہے۔ اسلام کے احکام کا پابند ہے۔ لیکن استاد نے ضد کی وجہ سے اسے عربی کے پرچہ میں فیل کر دیا ہے۔ وہ کسی اور مضمون میں فیل ہو جاتا۔ تو میں سمجھ لیتا۔ کہ اس کا قصور ہے۔ لیکن فیل بھی وہ عربی کے پرچہ میں کیا گیا ہے۔ جس میں وہ خوب ہوشیار تھا۔ میں سکول کے عام معاملات میں تو دخل نہیں دیتا۔ لیکن یہ معاملہ چونکہ کافی دلچسپ تھا۔ اس لئے میں نے

ہیڈ ماسٹر صاحب کو لکھا

کہ فلاں لڑکے کے پرچے میرے پاس بھیج دو۔ انہوں نے پرچے بھجوا دئے۔ میں نے دیکھا کہ استاد نے عربی کے پرچے میں اسے ۵ نمبر دیئے ہیں۔ لیکن وہ اتنے نمبروں کا بھی حق نہیں رکھتا تھا۔ میں نے اس کے باپ کو لکھا۔ کہ ہیڈ ماسٹر پر آپ بھی خفا ہیں۔ اور میں بھی خفا ہوں۔ آپ تو اس لئے خفا ہیں۔ کہ انہوں نے آپ کے بیٹے کو فیل کر دیا۔ اور میں اس لئے خفا ہوں۔ کہ انہوں نے ۵ نمبر بھی کیوں دیئے۔ شاید استاد نے لڑکے سے رشوت لے لی تھی۔ کہ اسے پانچ نمبر دے دیئے۔ حالانکہ وہ جاہل مطلق ہے۔ وہ اتنے نمبروں کا بھی حق نہیں رکھتا تھا۔ گویا یہ کہ وہ امتحان میں پاس کیا جاتا۔ استاد نے اس سے رعائت کی تھی۔ مثلاً اگر اس نے ضَرَبَ کی گردان پوچھی تھی۔ تو اس نے ضَرَبَ ضُرِبَ ضِرْبًا لکھ دیا۔ تو استاد نے یہ دیکھ کر کہ اس نے ضَرَبَ تو صحیح لکھ دیا ہے۔ اسے نمبر دے دیئے۔ اب دیکھ لو۔ اس کی وجہ یہی تھی۔ کہ بیٹے نے اسے لکھ دیا تھا۔ کہ استاد نے ضد کی وجہ سے مجھے فیل کر دیا ہے۔ یہ چیز قوم کی

بربادی کی علامت

ہوتی ہے۔

ایک دفعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہُوا تھا۔ آپ ایک خط پڑھ رہے تھے۔ اور چھ سات اور آدمی بھی پاس بیٹھے تھے۔ آپ خط پڑھتے پڑھتے ہنس پڑے۔ اور فرمایا میاں ذرا یہ خط پڑھو اور خط میرے ہاتھ میں دے دیا۔ میں نے خط پڑھا۔ تو دیکھا۔ کہ وہ واقعہ میں

ایک لطیفہ

تھا۔ وہ خط ایک طالب علم کی نانی کی طرف سے لکھا ہُوا تھا۔ لڑکا بورڈنگ میں رہتا تھا۔ اس نے خیال کیا۔ کہ میرے والد قادیان سے محبت رکھتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے مجھے یہاں داخل کیا ہے۔ اگر میں نے اپنے باپ کو

"قادیان کے ماحول کے خلاف

کوئی بات لکھی۔ تو وہ یقین نہیں کریں گے۔ نانی کو مجھ سے زیادہ محبت ہے۔ اسے میں لکھوں۔ تو وہ میری بات مان لیں گی۔ چنانچہ

اُس نے اپنی نانی کو لکھا کہ مجھے یہاں ایک پنجرے میں بند کر دیا گیا ہے۔ اور جس طرح پنجرے میں بند کئے ہوئے جانور کو وہیں کھانا اور پانی مہیا کر دیا جاتا ہے اور اسے پیشاب اور پاخانہ بھی پنجرے میں ہی کرنا پڑتا ہے اسی طرح مجھے بھی پیشاب اور پاخانہ پنجرہ میں ہی کرنا پڑتا ہے۔ اور اسی میں مجھے کچھ کھانے پینے کو دیدیا جاتا ہے۔ اگر کچھ عرصہ تک میری یہی حالت رہی تو میں مر جاؤں گا خدا کے لئے مجھے یہاں سے جلدی لے جاؤ۔ نانی کو چونکہ نواسے سے محبت تھی اس لئے اس نے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کو لکھا کہ میرے نواسے کا خیال رکھا جائے اور اسے قید سے جلد رہا کیا جائے اتفاقاً وہ لڑکا بھی اُس وقت پاس ہی بیٹھا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ فرمانے لگے۔ میاں یہ خط پڑھ لو اور اس لڑکے سے پوچھو کہ وہ پنجرا کہاں ہے جس میں تم بند رہتے ہو۔ اس لڑکے نے کہا میں چونکہ اداس ہو گیا تھا اور یہاں سے واپس جانا چاہتا تھا۔ مجھے علم تھا کہ باپ میری بات نہیں مانے گا۔ اس لئے میں نے چاہا کہ نانی کو ڈراؤں۔ شاید کام بن جائے۔

پس

تم اپنی اصلاح کرو

اور اپنا رویہ تبدیل کرو۔ خصوصاً خدام الاحمدیہ سے میں کہتا ہوں کہ وہ خود بھی محنت کی عادت ڈالیں اور دوسروں کو بھی محنت کی عادت ڈلوائیں۔ پھر اساتذہ کا بھی فرض ہے کہ وہ قوم کے بچوں میں محنت کی عادت پیدا کریں۔ یہاں یہ رسم ہے کہ ہر کارکن یہ سمجھتا ہے کہ فلاں کام فلاں شخص کریگا اور کوئی شخص کسی کام کی ذمہ داری اپنے اوپر نہیں لیتا اور جب پکڑا جاتا ہے تو ان میں سے کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ یہ میرا قصور ہے۔ میرا اپنا ایک عزیز ہے جو میرے کاموں پر مقرر ہے اس سے جب بھی دریافت کرو وہ یہی کہتا ہے کہ میں نے تو کام کیا تھا۔ لیکن

خدا تعالےٰ کی طرف سے ایسا ہو گیا ہے

اس میں میرا کیا قصور ہے۔ گویا خدا تعالےٰ نعوذ باللہ اچھے کام بھول گیا ہے اب اس کا صرف اتنا ہی کام رہ گیا ہے کہ وہ تمہارے کاموں کو خراب کرتا ہے۔ تم یہ گندگی اپنے ذہن سے نکالو۔ جب تم یہ گندگی اپنے ذہن سے نکال دو گے۔ تو تمہارے اندر نئی زندگی۔ نئی روح اور بیداری پیدا ہو جائے گی۔ یورپ والوں کو دیکھ لو۔ ان میں سے جب بھی کوئی پکڑا جاتا ہے تو وہ فوراً اپنے قصور کا اقرار کر لیتا ہے اور کہتا ہے میں سزا کا مستحق ہوں۔ مجھے بے شک سزا دی جائے۔ لیکن ہمارے ہاں اگر کوئی پکڑا جاتا ہے تو کہتا ہے میرا اس میں کوئی قصور نہیں۔ میں نے پوری محنت کی تھی۔ نتیجہ خدا تعالےٰ کے اختیار میں تھا۔ اور جب اُسے کوئی سزا دو گے تو فوراً دس آدمی آجائیں گے اور کہیں گے۔ اس پر رحم کریں۔ خدا تعالےٰ نے

عفو اور رحم کی تعلیم

دی ہے۔ بیوی کے متعلق خدا تعالےٰ نے یہ ہدایت دی ہے کہ اسے طلاق دو تو احسان سے کام لو آپ بھی اس شخص پر احسان کریں۔ اور کوئی نہیں سمجھتا کہ اس قسم کی باتیں کرنے والے سے رحم کرنا عقل کی بات نہیں۔ رحم اور احسان کا سوال انفرادی معاملات میں ہوتا ہے۔ قومی تنظیم میں نہیں ہوتا۔ اگر قومی تنظیم میں بھی رحم اور احسان کیا جائے تو قوم کا بیڑا غرق ہو جاتا ہے۔ یورپ میں تم اس قسم کا کوئی واقعہ نہیں دیکھو گے کہ کوئی شخص قومی جرم کرے اور پھر اس پر رحم کیا گیا ہو۔ ایک نہیں میں نے بیسیوں تاریخی اور اینڈ منسٹر یٹو کتابیں پڑھی ہیں۔ ان میں بیسیوں ایسی مثالیں پڑھی ہیں کہ ایک شخص جو اس حیثیت کا ہے کہ اس کا کپڑا چھونے سے بھی لوگ گھبراتے جب اُسے کسی قصور میں پکڑا گیا تو اُس نے کہا میں قصوروار ہوں میں سزا لوں گا۔ اس روح کے پیدا ہو جانے کے نتیجہ میں

قوم ترقی کرتی ہے

کیونکہ ہر ایک شخص یہ خیال کرے گا کہ اگر اُس نے کوئی غلطی کی تو ساری قوم کہے گی تم مجرم ہو۔ تم قصوروار ہو۔ اس کا باپ اس کا بیٹا۔ اس کا بھائی۔ غرض اس کے سب رشتہ دار بھی اسے قصوروار سمجھیں گے۔

ایک ناول نویس نے

فرانس کا ایک قصہ

بیان کیا ہے اس کے متعلق عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ وہ تاریخی واقعات کو اپناتا ہے۔ فرانس کے بوربن خاندان کو جب ملک سے نکالا گیا تو وہ انگلستان چلا گیا۔ اور لنڈن جا کر بادشاہ نے کوشش کی۔ کہ کسی طرح ملک میں بغاوت پھیلائی جائے اس وقت فرانس میں جمہوریت نہیں تھی بلکہ طوائف الملوکی پائی جاتی تھی۔ غالباً اس وقت تک نپولین برسر اقتدار نہیں آیا تھا۔ یا اس کے قریب زمانہ کا یہ واقعہ ہے بادشاہ نے لنڈن سے ایک جہاز میں بعض آدمی فرانس بھیجے کہ وہ فرانس میں جا کر بغاوت پھیلائیں جہاز کے نچلے حصے میں ہتھیار بھی رکھے ہوئے تھے۔ توپیں زنجیر کے ساتھ بندھی ہوئی تھیں۔ ایک شخص صفائی کے لئے وہاں گیا تو اُس سے

ایک زنجیر کھل گئی

اور توپ جہاز کے اندر لڑھکنے لگی اور خطرہ پیدا ہو گیا کہ کہیں جہاز ٹوٹ نہ جائے۔ سارے لوگ جہاز کو بچانے کے لئے بھاگے۔ بادشاہ کا نمائندہ بھی وہاں تھا۔ یہ حالت دیکھ کر اس شخص نے جس سے کُنڈا کھلا تھا چھلانگ لگا دی اور اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر کُنڈا لگانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس پر بادشاہ کے نمائندہ نے سب لوگوں کو اکٹھا کیا۔ اور کہا اس شخص نے بہت

بڑی بہادری کا کام

کیا ہے اور ایک تمغہ جو فرانس میں سب سے زیادہ عزت والا سمجھا جاتا ہے لے کر کہا۔ میں بادشاہ کی طرف سے یہ تمغہ بہادری کے صلہ میں اس کے سینہ پر لگاتا ہوں۔ اس کے بعد اس نے کمانڈر کو حکم دیا کہ اسے لے جاؤ اور گولی مار دو۔ اتفاقاً جہاں اُتر نا تھا وہاں سمندر میں سخت طوفان آیا ہوا تھا۔ اور خطرہ تھا کہ کہیں جہاز غرق نہ ہو جائے۔ اُس وقت جہاز کے کمانڈر نے کہا کہ اس وقت مجھے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو یقینی موت کو قبول کر لے۔ چنانچہ ایک ملاح آگے آیا اس نے اُسے حکم دیا کہ اس شخص کو کشتی میں بٹھا کر ساحلِ فرانس تک پہنچا دو۔ طوفان زوروں پر تھا۔ لیکن وہ ملاح کامیابی کے ساتھ ساحلِ فرانس پر پہنچ گیا۔ وہاں پہنچ کر ملاح نے اپنا پستول نکال لیا اور کہا۔ میں نے اپنی جان کو صرف اس لئے خطرہ میں ڈالا تھا کہ تم سے اپنے بھائی کا بدلہ لوں۔ جو ۔۔۔ نے کیا۔ تم نے

حقیقت پر غور نہیں کیا

تمہارے بھائی نے ایک نیک کام کیا تھا اور ایک بُرا کام کیا تھا۔ میں نے اس کے اچھے کام کا اچھا بدلہ دیا اور فرانس کا سب سے بڑا تمغہ اُسے لگایا اور اس کے بُرے کام کے بدلہ میں اُسے گولی سے مار دینے کا حکم دیا۔ تم جانتے ہو کہ میں بادشاہ کے مفاد کی خاطر یہاں آیا ہوں اور اپنے مقصد میں کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ میں ہر طرح کی احتیاط سے کام لوں اور اس کے رستہ میں حائل ہونے والی کسی روک کی پرواہ نہ کروں۔ اُس نے ایک بُرا کام کیا تھا اور میری بادشاہ سے وفاداری کا تقاضا یہی تھا کہ میں اُسے ہلاک کر دوں۔ اس پر اس ملاح نے ہتھیار پھینک دیا۔ اور کہا میں سمجھ گیا ہوں۔ میرا بھائی قصوروار تھا۔ اور اپنے اُس جرم کے بدلہ میں موت کی سزا کا مستحق تھا۔ تم ان لوگوں کی تاریخ میں۔ ادب میں۔ ناولوں میں۔ کہانیوں میں قصوں میں اور علم و اخلاق کی کتابوں میں دیکھ لو یہی مضمون ملے گا۔ کہ جب بھی کوئی شخص غلطی کرتا ہے وہ

اپنی غلطی کی سزا لیتا ہے

چاہے اس سے پہلے اُس نے کتنی ہی قربانیاں کی ہوں وہ ختم ہو جاتی ہیں اور سزا میں ان کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ جب تک تم اس طریق پر عمل نہیں کرو گے۔ تم ترقی نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی شخص جنگ میں پیٹھ دکھاتا ہے۔ اور لڑائی سے بھاگ جاتا ہے تو چاہے اس نے بیس سال تک قربانی کی ہو کوئی احمق ہی ہوگا جو اس کے اس جرم کے بعد ان قربانیوں کا خیال رکھے۔ وہ شخص بہرحال مجرم ہے اُس کی پچھلی سروس کے بدلہ میں اسے ۔۔۔ کہ پچھلے انعام ہیں۔ اور موجودہ غلطی پر موجودہ سزا ہے۔ تم یہ بات اپنے ذہن میں اچھی طرح داخل کر لو۔ ورنہ تمہاری ساری قربانیاں ہیچ ہو جائیں گی۔ اور تم تمام لوگوں کے غلام ہو جاؤ گے۔ لیکن اگر تم اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لو گے تو تمہیں

صحیح توکل

نصیب ہوگا۔ اور جس شخص کو صحیح توکل نصیب ہو جاتا ہے اُس کی کامیابی میں کوئی شبہ نہیں ہوتا۔

فریضۂ حج اور خدام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک ارشاد جو خدام میں زبان زد عام ہو چکا ہے کہ:

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" پر سنجیدگی سے غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قوموں اور ملکوں کی تعمیر کے ضمن میں نوجوان طبقہ پر کس قدر عظیم الشان ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ میرے نزدیک فریضۂ حج کے احکام کے اولین مخاطب بھی نوجوان ہی ہیں کیونکہ شرائط حج میں ایک شرط صحت کی ہے جو نوجوانی میں ہی اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہوتی ہے۔ پھر اس کے بعد تو زوال ہی زوال ہے۔ پس میرے نوجوان بھائیوں کے لئے فریضۂ حج کا عنوان اس لئے غیر دلچسپ نہ ہونا چاہیئے کہ یہ فقط امراء یا بوڑھوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر آپ دولت کی شرط پر پورے نہیں اُترتے تو آپ کی صحت دولت کے خزانہ کی کنجی ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ آپ اس کنجی کو حرکت میں لائیں۔ مشہور مقولہ ہے کہ حرکت میں برکت ہے۔ پس اللہ کی برکتیں حاصل کرنے کے لئے نوجوانی کی عمر کو غنیمت جانئے۔ اور اپنی تمام استعدادیں بروئے کار لائیے۔ اللہ تعالےٰ رحیم ہے محنت کا پورا پورا اجر دینے والا ہے۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۷ جنوری ۱۹۵۵ء میں فرمایا:

"اگر تم سچی محنت کرو گے تو لازمی طور پر اس کا اعلیٰ نتیجہ نکلے گا"

اس یقین کامل کے ساتھ فریضۂ حج کی تکمیل کیلئے ابھی سے محنت شروع کی جائے تو آپ بھی ایک دن بیت اللہ کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو منور کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے اپنے مقدس امام کی اقتداء میں حج بیت اللہ کے لئے اپنے دل میں ایسی خواہش پیدا کیجئے

"میری خواہش ہے کہ دیکھوں اس مقام پاک کو جس جگہ نازل ہوئی مولیٰ تیری اُم الکتاب" (کلام محمود)

اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کیلئے مجلس خدام الاحمدیہ کی تحریک پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ایک سکیم منظور فرمائی ہے جس کے کوائف الفضل مورخہ ۲-۳ فروری میں شائع ہو چکے ہیں کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار ہونے کے لئے نوجوانوں کو شبانہ روز محنت کی ضرورت ہے۔ خدام بھی اس کے رکن بنیں اور احباب جماعت سے بھی زیادہ سے زیادہ تعداد کو رکن بنانے کی کوشش کریں۔

(انچارج تحریک حج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احمدیہ جماعت نے یورپ کی بارہ زبانوں میں قرآن مجید کے ترجمے کئے ہیں

صرف یہی ایک جماعت ہے جو یورپ میں تبلیغ اسلام کا کام کر رہی ہے

ایڈیٹر صاحب اخبار "نگہبان" کراچی اپنے اخبار کی ۲۵ جنوری ۵۵ء کی اشاعت میں لکھتے ہیں:۔

"یہ پہلا موقع تھا کہ میں ۲۳ جنوری کو روزنامہ المصلح کراچی کے چیف ایڈیٹر جناب لطیف صاحب تاثیر سے ان کے دفتر واقعہ احمدیہ مسجد میں ملنے گیا۔ صاحب موصوف بڑے تپاک سے ملے۔ اور دیر تک گفتگو کرنے کے بعد انہوں نے مجھے قرآن پاک کے ۳ ترجمے دکھائے۔ ایک انگریزی دوسرا جرمنی اور تیسرا ڈچ زبان میں تھا۔ اور جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ احمدیہ جماعت نے یورپ کی ۱۲ زبانوں میں قرآن پاک کے ترجمے کر کے اقوام یورپ کے سامنے پیش کئے ہیں۔ تو بے انتہا مسرت ہوئی۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اسلامی فرقوں میں صرف یہی جماعت ہے۔ جو یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام کا کام کر رہی ہے۔ ایڈیٹر صاحب سے ملنے کے بعد جب میں احمدیہ مسجد میں گیا۔ تو یہ دیکھ دلی مسرت ہوئی کہ بڑے بڑے احمدی افسران و عمائدین احمدیہ مسجد کے فرش دیواریں اور چھت پانی سے دھو کر صاف کر رہے ہیں۔ اور اس خدمت کو ہر ہفتہ بلا تکلف انجام دیتے ہیں۔ در اصل اس میں اخوت و مساوات اسلامی کا جو مظاہرہ ہوتا ہے۔ وہ دوسرے فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے۔" (ایڈیٹر)

سہ ماہی نصاب

شعبہ تعلیم کے سال رواں کے پروگرام کے مطابق اس سہ ماہی کے لئے ذیل کی کتب بطور نصاب مقرر کی جاتی ہیں مجالس اپنے طور پر ان کا امتحان لیں گی۔ اور پھر کامیاب ہونے والے خدام کے ناموں سے مرکز کو اطلاع دیں گی۔ تاکہ اسناد جاری کی جا سکیں۔

پہلی سہ ماہی ۱۵ دسمبر ۱۹۵۴ء سے ۱۵ مارچ ۱۹۵۵ء تک شمار ہوگی۔ کتب حسب ذیل ہیں!

(۱) کشتی نوح (۲) الوصیت (۳) احمدیت کا پیغام (تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ) جو سیالکوٹ کے جلسہ میں سنایا گیا تھا۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اطلاع!

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام ۸ اور ۹ فروری کو روزانہ شام کے ۷ بجے لجنہ ہال میں اردو اور انگریزی میں مباحثے ہو رہے ہیں۔ جن میں کل پاکستان کے کالج مدعو کئے گئے ہیں۔

پہلے روز مباحثہ

In the opinion of this House.
"Foreign capital should be invited in Pakistan.

دوسرے روز اردو مباحثہ:۔

اس ایوان کی رائے میں "قومی ترقی کا انحصار افراد کی بجائے نظریات پر ہوتا ہے"

جو حضرات یہ مباحثے سننا چاہیں۔ وہ کالج یونین کے سیکرٹری سے پاس حاصل کر سکتے ہیں۔ بغیر پاس کے ہال میں داخلہ ممنوع ہے۔ (سیکرٹری کالج یونین)

شکریہ

خاکسار کے والد چوہدری باغ دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال پر بزرگوں اور دوستوں کے کثرت سے خطوط تعزیت آ رہے ہیں۔ سب کو انفرادی جواب دینا اس وقت میرے لئے مشکل ہے۔ اسلئے اخبار کے ذریعہ سب بزرگوں اور دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ والد صاحب مرحوم کی وفات پر جن احباب نے اظہار ہمدردی اور دعاؤں سے یاد فرمایا ہے۔ سب کو خدا تعالیٰ جزائے خیر عطا کرے

(خاکسار: مہتاب الدین سلک ۱۰/۱۱ ضلع منٹگمری)

۲۔ میرے والد صاحب شیخ مولا بخش صاحب عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اور میری والدہ کو ایک سال سے کھانسی کی تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا فرما دے۔

(خاکسار خواجہ عطاء اللہ مالک فرم خواجہ سلیم اینڈ کمپنی گرین مارکیٹ سرگودھا)

وعدہ پورا کرنے میں اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرو

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک ارشاد جو ابھی دفتر میں آیا ہے۔ تحریک جدید کے بقایا داران کی اطلاع و عمل کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ احباب کرام کو یہ بھی معلوم ہے کہ انیس سالہ فہرست میں صرف ان کا نام ہی آ رہا ہے۔ جو متواتر انیس سال تک اپنی زندگی میں دیتا رہا ہے۔ یا اس کا جو زندگی میں دیتے دیتے وفات پا گیا۔ خواہ اس نے پہلے سال میں ہی حصہ لے کر وفات پائی ہو جس نے زندگی میں وعدے تو کئے مگر بقایا دار رہا۔ اور دفتر کے اطلاع دینے پر بھی بقایا ادا نہ کیا۔ اس کا نام اس فہرست میں نہ آئے گا۔ پس بقایا داران احباب خاص توجہ فرماویں تا نام فہرست سے خارج نہ ہو جائے۔

ایک دوست جو دس سال تک ہر سال وعدہ کر کے ادا کرتے رہے۔ اور گیارھویں سال سے ۵۰ سے شروع کر کے انیسویں سال تک بھی ہر سال ہی وعدے کئے۔ مگر ادائیگی برائے نام تھی۔ اب انہوں نے نئے سال ۱۰/۱۰/۰ کا وعدہ پیش حضور کرتے ہوئے اجازت چاہی۔ کہ میرے سال ۱۱ سے سال ۱۹ تک کے لئے ۱۰-۱۲-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۲۰-۲۲ روپے منظور فرما دیں۔ میں یہ رقم انشاء اللہ تعالیٰ مئی ۵۵ء تک ادا کر دوں گا۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رقم فرمایا:۔ کہ

"کوئی تحریک کا نیا چندہ ہے۔ اگر یہ ہر دفعہ اس طرح کرتے ہیں۔ تو لکھیں کہ آپ ہر دفعہ ہمارے رجسٹر خراب کر کے اعزاز حاصل کرنے کی کیوں کوشش کرتے ہیں"۔

بقایا دار احباب بھول نہ جائیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب میں آگے بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ ایک عظیم الشان موقع عطا فرمایا ہے۔ اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو۔ اور خدا تعالیٰ کے بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے۔ اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دو"۔

"جب منہ سے وعدہ کر لو۔ تو پھر خواہ کچھ ہو اسے پورا کرو۔ اور اسے پورا کرنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرو"۔

پس تحریک جدید کے بقایا دار احباب اس اصل کو مدنظر رکھیں اور اپنے بقایا کو مہربانی فرما کر جلد سے جلد ادا کر کے نام درج فہرست کروائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

خدمت خلق

بعض احباب جماعت احمدیہ کے ساتھ اس وجہ سے اختلاف رکھتے ہیں کہ بعض لوگوں نے ہمارے خلاف غلط پراپیگنڈا کر کے ان کے دل اور کانوں کو مسموم کیا ہوا ہے۔ ہماری طرف ایسے عقائد منسوب کئے جو ہمیں تسلیم نہیں۔ ایسے حوالے پیش کئے جو ہمارے لٹریچر میں موجود نہیں۔ پس یہ بھی خدمت خلق ہے کہ ایسے دوستوں کی غلط فہمیاں دور کی جائیں۔ اس کی ایک یہ بھی صورت ہے کہ سلسلہ کا لٹریچر انہیں مطالعہ کے لئے دیا جائے۔ تاکہ وہ بچشم خود دیکھیں کہ جماعت احمدیہ کے خلاف جو پراپیگنڈا کیا گیا ہے۔ یا کیا جا رہا ہے۔ اس میں کہاں تک حقیقت ہے

(ناظر دعوۃ التبلیغ)

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم چوہدری عبد اللہ خاں صاحب کی صاحبزادی رشیدہ بیگم کو باولے کتے نے کاٹ کھایا ہے۔ درویشان قادیان اور دیگر بزرگوں سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے

(چوہدری رحمت خان باجوہ مسکنہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ)

احباب جماعت اپنی اپنی جماعتوں میں لائبریریاں جلد از جلد قائم کر کے حضور کے ارشاد کو پورا کریں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

سندھ میں جاگیرداری کو ختم کر دینے کا فیصلہ کر لیا گیا

کراچی ۹ فروری۔ کھوڑو کابینہ نے اپنے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ سندھ میں جاگیرداری نظام کو ختم کر دیا جائے یہ اجلاس وزیر اعلیٰ مسٹر محمد ایوب کھوڑو کے کمرے میں منعقد ہوا اور ایک گھنٹہ جاری رہا۔

اس فیصلے کا اثر تقریباً گیارہ لاکھ ایکڑ زمین پر ہوگا۔ اور اس سے صوبائی حکومت کو مزید اٹھارہ لاکھ روپے سالانہ آمدنی ہوگی ہر دس ایکڑ زیر کاشت زمین میں سے ایک ایکڑ زمین جاگیر کے طور پر رکھی جاتی تھی اور اس طرح گیارہ لاکھ ایکڑ رقبے میں سے تین لاکھ ایکڑ زمین بغیر کاشت کے پڑی رہتی تھی جس سے بے پناہ نقصان پہنچ رہا تھا۔ اور جاگیردار نہ تو مالیانہ ادا کرتے تھے اور نہ انکم ٹیکس۔ وزیر اعلیٰ مسٹر کھوڑو نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ جاگیرداری نظام کی تنسیخ کے لئے کسی خاص قانون کی ضرورت نہیں ہے اور نہ یہ فیصلہ انڈیا گورنمنٹ ایکٹ ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۲۹۹ کے منافی ہے۔

لاہور ۹ فروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ نے ضلع کی حدود کے اندر جلوس نکالنے پانچ یا اس سے زیادہ آدمیوں کے ایک جگہ جمع ہونے اور عام مقامات پر ایسا ہتھیار لے کر چلنے پھرنے پر جسے ضرب لگانے یا اپنے تحفظ کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہو۔ پابندی لگا دی ہے۔ یہ حکم ۷ مارچ ۱۹۵۵ء تک جاری رہے گا۔

روس کے وزیر اعظم مسٹر مالنکوف نے استعفیٰ دے دیا

وزیر دفاع مارشل بلگانن نئے وزیر اعظم مقرر کر دیئے گئے

ماسکو ۹ فروری۔ صرف ۲۳ ماہ برسر اقتدار رہنے کے بعد روس کے ۵۳ سالہ وزیر اعظم مسٹر جارجی مالنکوف کل اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے۔ ان کے مستعفی ہونے سے تین گھنٹہ بعد روس کے وزیر دفاع مارشل الیگزینڈر بلگانن کو سوویٹ یونین کا نیا وزیر اعظم مقرر کر دیا گیا۔ مارشل بلگانن کے تقرر اور مالنکوف کے استعفیٰ کے اعلانات روسی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں کئے گئے۔ مسٹر مالنکوف نے جس مکتوب میں اپنا استعفیٰ پیش کیا۔ اس میں انہوں نے اپنی ناتجربہ کاری اور اقتصادی و زرعی پالیسی میں اپنی لغزشوں کا اعتراف کیا۔ روسی وزراء کی کونسل کے صدر نے استعفیٰ پڑھنے کے بعد کہا۔ "استعفیٰ کے لئے مالنکوف کی درخواست منظور کرلی جاسکتی ہے۔ کیونکہ استعفیٰ کے جو وجوہ بیان کئے گئے ہیں، وہ بالکل درست ہیں۔ استعفیٰ پر کوئی بحث نہ ہوئی۔ اور یہ متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ اور دس منٹ کے اندر اندر پارلیمنٹ کا اجلاس شام تک ملتوی کر دیا گیا۔

شام کو روسی پارلیمنٹ کے اجلاس میں یہ اعلان کیا گیا، کہ وزیر دفاع مارشل بلگانن کو وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔ مالنکوف کے عہد اقتدار میں مارشل بلگانن وزیر دفاع کے علاوہ نائب وزیر اعظم بھی تھے۔ روس کی وزارت عظمیٰ میں اس اچانک تبدیلی پر دنیا کے سب ملکوں میں حیرت کا اظہار کیا گیا ہے۔ مسٹر مالنکوف ۱۹۵۳ء میں مارشل سٹالن کی وفات پر روس کے وزیر اعظم بنے تھے۔ مسٹر بیریا خفیہ پولیس کے سربراہ تھے۔ اور مسٹر کروشیف کمیونسٹ پارٹی کے سکرٹری تھے۔ بعد ازاں بیریا کو دسمبر ۱۹۵۳ء میں پھانسی دے دی گئی تھی۔ اور مسٹر کروشیف مالنکوف کے بعد سب سے با اثر شخصیت تصور کئے جاتے تھے۔ لندن میں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ مالنکوف کا حشر غالباً بیریا کا سا نہیں ہوگا۔ کیونکہ کریملن کو علم ہے۔ کہ بیریا کا جو انجام ہوا۔ اس سے ساری دنیا میں روس بدنام ہوگیا تھا۔ عام خیال یہ ہے کہ روس کے حکمران میں نئی تبدیلی کے بعد وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف پہلے سے زیادہ با اثر اور با اختیار ہو جائیں گے۔ اسی طرح کمیونسٹ پارٹی کے سکرٹری مسٹر کروشیف کے اقتدار میں بہت اضافہ ہو جائیگا۔ مسٹر کروشیف کے سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ انہوں نے ہی مارشل بلگانن کو وزیر اعظم مقرر کرنے کی تجویز پیش کی۔ مغربی مبصروں کا خیال ہے۔ کہ اب روس کے داخلی اور خارجی معاملات میں مسٹر کروشیف کو بڑا عمل دخل حاصل ہوگا مسٹر مالنکوف سرمایہ دار ملکوں سے مل جل کر رہنے کی پالیسی کے حامی تھے۔ لیکن مسٹر کروشیف کے بارے میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے۔ کہ وہ ملک کے اندر اور باہر سخت پالیسی اختیار کرنے کے حامی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اخبار "الفضل" کے متعلق ارشاد

امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"سلسلہ کے اخبارات میں سب سے اوّل الفضل کا مقام ہے اور یہی حقیقت ہے۔ الفضل ایک روزنامہ ہے۔ جس کے ذریعہ احباب کو ہر روز سلسلہ کی خبریں پہنچتی ہیں۔ اور اخبار کا تعلق سلسلہ سے روز بروز مضبوط تر ہوتا جاتا ہے اور ایمان کے لئے باعث ازدیاد ہوتا ہے۔"

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں احباب جماعت اپنے اس قومی اخبار کی زیادہ سے زیادہ اشاعت فرمائیں۔ جو دوست روزانہ اخبار نہ منگوا سکیں وہ کم سے کم خطبہ نمبر ضرور منگوائیں جس کی قیمت صرف پانچ روپے سالانہ ہے۔ (مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

روس ہائیڈروجن بم تیار کرنے میں امریکہ سے کہیں آگے ہے (مسٹر مولوٹوف)

ماسکو ۹ فروری۔ روسی وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف نے کہا ہے۔ روس ہائیڈروجن بم تیار کرنے میں امریکہ سے کہیں آگے ہے۔ آپ نے سپریم سوویٹ میں بیان دیتے ہوئے امریکہ پر الزام لگایا۔ کہ وہ سرگرمی کے ساتھ نئی جنگ کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ باوجود اس کے کہ روس کے پاس امریکہ سے بہتر جنگی ہتھیار موجود ہیں۔ وہ مہلک ہتھیاروں پر پابندی لگانے کے لئے تیار ہے۔ تاکہ دنیا کی تباہی کی بجائے انہیں پر امن مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکے۔

درخواست دعا

اس سال بارش کی کمی کے باعث فصلوں کی حالت عام طور پر اچھی نہیں۔ یہاں ربوہ میں بسبب خشکی کے اس قدر گرد و غبار ہے۔ کہ راستوں پر چلنا بہت تکلیف دہ ہے۔ لوگ کھانسی بخار نزلہ زکام اور خارش سے بیمار رہیں۔ نمونیا کے کیس بھی ہو رہے اور انفلوانزا کی شکایت بھی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اور دیگر احباب سے بھی درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے رحمت کی بارش نازل فرمائے۔ اور ہر قسم کی بیماریوں اور مصائب کو دور کرے۔ اسی طرح مساجد میں اجتماعی دعائیں کی جائیں۔ تا اللہ تعالیٰ اپنی کمزور مخلوق پر رحم فرمائے۔ آمین۔ خاکسار محمد سعید نشتر دار الرحمت ربوہ

ایجنٹ صاحبان متوجہ ہوں

بل ماہ جنوری ۵۵ء ارسال کئے جا چکے ہیں۔ تمام بلوں کی رقم ۱۰ فروری ۱۹۵۵ء تک دفتر الفضل ربوہ ضلع جھنگ میں پہنچ جانی چاہیے ورنہ بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

(مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۸/۲ روپے مکمل کورس ۱۵ روپے **دواخانہ نورالدین۔ جودھامل بلڈنگ لاہور**

مبارک منجن

دانت اچھے ہیں تو صحت اچھی ہے

دانتوں کی صفائی و جملہ امراض کیلئے مفید

قیمت فی شیشی ۱/۴ (ایک روپیہ چار آنے)

ڈاکٹر شریف احمد اینڈ سنز چنیوٹ ضلع جھنگ

شفا نہ ہونے کی صورت میں قیمت واپس

رحمت پلز جملہ امراض مردانہ جن پر کوئی علاج بھی کارگر نہ ہوا ہو کیلئے حتمی دوا ہے اعضائے رئیسہ کو توانائی بخشتی ہیں۔ نیز تبخیر۔ ڈکاروں کی کثرت۔ بھوک کا اڑ جانا۔ غذا کا ہضم نہ ہونا۔ جلابوں کا خود بخود لگ جانا۔ عام جسمانی کمزوری۔ بچوں یا بڑوں کو دودھ ہضم نہ ہونا وغیرہ امراض کو رفع کرنے اور قدرتی صحت بحال کرنے کے لئے اکسیر ہیں

سرمہ رحمت رنگت میں سبز ہے۔ جو جڑی بوٹیوں کے پانی سے تیار کیا جاتا ہے۔ دھند۔ جالا۔ پھولا بسبب دکھنے آنکھ کے۔ پڑبال۔ پلکیں گرنا۔ ککرے خارش ناخونہ نیز آنکھ کے دکھنے پر صرف دو دفعہ کا استعمال ہی کافی ہے۔ گلے کا ضرور

مجھے خدا تعالیٰ کی ذات پر جو کہ شافی ہے حق الیقین ہے کہ **رحمت پلز** اور **سرمہ رحمت** کو استعمال کرنے والے مریضوں کو وہ اپنی رحمت سے شفا دے گا۔

الا ماشاء اللہ اگر کسی کو شفا نہ ملے تو ضروری ہے کہ وہ اطلاع دے تاکہ ادا کردہ قیمت واپس کر دی جائے

قیمت رحمت پلز مکمل کورس ۸/۲ روپے سرمہ رحمت فی تولہ ۴/۲ روپے علاوہ محصولڈاک۔

تیار کردہ :۔ **دواخانہ رحمت ربوہ**

کالی کھانسی کی مفت دوا

بذریعہ اشتہار مطلع کیا جاتا ہے کہ کھانسی کے لئے ہمارے شفاخانہ میں مفت دوا دی جاتی ہے۔ بذریعہ ڈاک لفافہ میں ڈاک ارسال کر دی جاتی ہے۔ حصول دوائی کے لئے ۲ر کا ٹکٹ ارسال فرمائیں۔ یہ کام خدمت خلق کے لئے کیا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر محمد حسین احمدی حقانی میڈیکل شفاخانہ پالاکر آباد چک ۲۷۰ گ۔ ب براستہ گنگاپور چک ۵۹۱ ضلع شیخوپورہ

براہِ مہربانی

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت **الفضل** کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ مینجر

اشتہار

بھٹوں کے لئے بلوچستان کا بہترین کوئلہ ہم سے حاصل فرمائیں۔ مزید حالات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر تحریر فرمائیں

احمد اللہ خاں دی نیشنل مائننگ کمپنی

کلب روڈ کوئٹہ

صداقت احمدیت کے متعلق تمام جہان کو چیلنج

معہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے انعامات

مفت اردو یا انگریزی میں کارڈ آنے پر

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ میں

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اور دیگر ادویات تیار کردہ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

ہم سے حاصل کریں

ڈاکٹر عبدالرحمن رحمانی میڈیکل ہال

نکانہ صاحب

اکسیر حافظہ

دماغ و حافظہ کو قوی کرتی ہے۔ مفرح قلب ہے اور اعضائے رئیسہ کو تقویت دیتی ہے۔ حرارت غریزی کو بڑھاتی ہے۔ جملہ دماغی کام کرنے والوں خصوصاً امتحانوں کی تیاری کرنے والے طالب علموں کے لئے بے بدل کثیر المنافع۔ بیش قیمت عجیب الاثر دوا ہے۔

قیمت بوتل دوا دو ہفتہ ایک روپیہ ۸ر علاوہ محصولڈاک

ڈاکٹر محمد نور الٰہی چنیوٹ

زدجام عشق۔ مفید اور اعلیٰ تاناک دوائی

قیمت ۶۰ گولی ایک ماہ ۱۲ روپے

حبوب جوانی۔ مادہ جوانیہ کے کم ہو جانے کا بے نظیر علاج قیمت پچاس گولیاں ۵ روپے

اکسیر شباب حبوب جوانی کے ساتھ اس کے استعمال سے جسم میں بہت ہی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ قیمت ۶۰ گولیاں ۱۴ روپے

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

سیلونی حلوا

ایک دفعہ منگوا کر آزمائیں۔ چار روپے سیر

پروپرائٹر الیس جلال الدین سیلونی

سیلون ریسٹورنٹ ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر

اپنی تجارت کو فروغ دیں

کپڑوں کی ہر قسم کی ضرورت کے لئے

ناصر پال برادرز — بازار کلاں سیالکوٹ شہر

کو یاد رکھیں

موتی سرمہ

خارش۔ ککرے۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ دھند غبار۔ پلکیں گرنے کے لئے اکسیر ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (اعلیٰ)

نور کیمیکل فارمیسی ۳ دیال سنگھ مینشن مال روڈ لاہور

ضرورت رشتہ

ایک لڑکے اور لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی پرائمری پاس۔ قرآن مجید اور اسلامی کتابیں پڑھ لیتی ہے۔ لڑکا مڈل پاس ہے۔ تجارتی کاروبار کرتا ہے۔ زمین بھی ہے۔ دینداری کے لحاظ سے مخلص خاندان کے افراد ہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کی جائے:

صادق احمد۔ دوکاندار۔ دریا فارمری۔ ضلع نوابشاہ سندھ

آپ بھی گریجوایٹ بن سکتے ہیں

اپنی ملازمت یا کاروبار کے ساتھ ساتھ صرف ایک گھنٹہ مطالعہ کر کے اپنا روپیہ اور وقت بچا کر گریجوایٹ بننا چاہیں تو ہمارے ہاں سے ادیب عالم، ادیب فاضل اور منشی فاضل کی کتابیں واجبی قیمت پر خرید کر آج ہی سے مطالعہ شروع کر دیں قلیل مدت میں منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے۔

سکولوں و کالجوں کی ہر قسم کی کتابیں بکفایت ہم سے خرید فرمائیں ہم کا مشورہ اور فہرست کتب مفت طلب کریں۔

میر برادرز

اردو بازار — راولپنڈی

ہر قسم کی کھیلوں کے لئے بہترین بوٹ مثلاً کرکٹ بوٹ۔ رننگ شوز فٹ بال

ملنے کا پتہ

شیخ مہر دین سپورٹس مینوفیکچررز چوک علامہ اقبال سیالکوٹ شہر

خالص سونے کے زیورات چاندی کے ظروف کپس و شیلڈ کے لئے غنی سنز جیولرز انارکلی لاہور تشریف لائیں